پھر آج طبع رسا ہے گرہ کشائے سخن
بنا رہا ہے مرا ذہن کیمیائے سخن
انیس ہند جو مشہور تھے خدائے سخن
اٹھے جہان سے وہ گاڑ کر نوائے سخن

اب اس کے سائے میں اشجار نظم پھلتے ہیں
اسی نشان پہ اہل مذاق چلتے ہیں

اڑائے ہوش وہ چلتا ہوا یہ جادو ہے
دماغ ہوتا ہے بے خود، وہ اس میں خوشبو ہے
شکار کرتا ہے شیروں کو یہ وہ آہو ہے
سخن کا خلق میں جو تیر ہے ترازو ہے

سخن سے اہل سخن جب بھی کام لیتے ہیں
جو اہل دل ہیں کلیجے کو تھام لیتے ہیں

www.emarsiya.com

کیمیائے سخن

طلسم ہوش ربا ہے فسانۂ امت

اٹھاسی بندوں پر مشتمل مرثیہ 'کیمیائے سخن' کا سال تخلیق ۱۹۲۰ء (۱۳۴۰ھ) ہے۔

'کیمیائے سخن' کی ابتداء مرثیے کے روایتی انداز سے نہیں ہوتی ہے، بلکہ شاعر تمہیدی بندوں سے ہی آل رسول کے ساتھ برتی گئی ناانصافیوں اور ناروا ظلم وستم کا سبب جاننا چاہتا ہے۔ شاعر کے یہاں مرثیے کے سلسلے میں جو جدید رجحان ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر مرثیے کو بندھے ٹکے اصول اور روایات سے اوپر لانا چاہتا ہے اور اس میں گریہ وزاری کی بجائے زندگی کے بدلتے ہوئے منظرنامے اور آنے والے وقت کے تقاضوں کے پیش نظر تمہیدی بندوں کو طولانی کرتا ہے۔

دیگر مرثیوں کی طرح، اس مرثیے کا مطالعہ بھی بتاتا ہے کہ شاعر کا مجددانہ ذہن آل رسول کی قربانیوں کا ذکر کر کے اپنے قاری یا سامع کو محض گریہ وزاری اور آہ وبکا کی طرف مائل نہیں کرتا، بلکہ ان کی قربانیوں کے پس منظر میں جو عظیم مقاصد پوشیدہ ہیں، ان کی بازیافت اور ان پر عمل شاعر کے نزدیک مقدم ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ مرثیہ صرف مجلسوں میں پڑھے جانے کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس سے الگ ہٹ کر اس کی ادبی وسماجی اہمیت بھی ہے۔ شاعر نے مرثیے کے ہیتی اور روایتی ڈھانچے سے احتراز کیا ہے۔ ساتھ ہی اس کی داخلی ساخت بھی بدلنے کی کوشش کی ہے، اور اس معاملے میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہے۔ اس مرثیے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ ہر بند کی بیت یا ٹیپ کا شعر اپنی بات قطعیت کے ساتھ تمام کر دیتا ہے اور دوسرے بند میں شاعر کسی دوسرے نکتے کی طرف چلا جاتا ہے۔ باوجود اس کے مرثیہ میں ربط وتسلسل برقرار نظر آتا ہے۔ دوسری اہم بات جو اس مرثیے میں نمایاں ہے وہ یہ کہ مرثیے کا سارا حسن آواز کے اتار چڑھاؤ، تیور اور لہجے کی تبدیلی نیز الفاظ کے زیر وبم کے ساتھ دست وپا کی حرکتوں میں پوشیدہ ہے۔ اس کے لئے مرثیے کو تحت اللفظ پڑھنے کی ضرورت ہے۔

شاعر مرثیے کو مذہبی تبلیغ اور عشرہ محرم میں پڑھ کر رونے رلانے کا ذریعہ بنانے کی بجائے اس میں اسلامی تاریخ کے واقعات بیان کرتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے پیچ وخم، رسوم وعقائد اور تصورات ومشاہدات بھی پیش کرتا ہے۔ اس معاملے میں وہ میر انیس سے قریب تر نظر آتا ہے۔ شاعر نے میر انیس کو 'خدائے سخن' کہا ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اہل مذاق ان کے ہی وضع کردہ نشانات پر چلتے ہیں۔

www.emarsiya.com

۱

طلسم ہوش ربا ہے فسانۂ امت
بیاں ہو کس سے جفائے زمانۂ امت
وحوش دنگ تھے سن کر ترانۂ امت
نبی کی آل بنی تھی نشانۂ امت
خدا کا خوف سراسر دلوں سے زائل تھا
ہر ایک نفس کا بندہ بدی پہ مائل تھا

۲

زمانہ کانپ رہا تھا بپا تھی وہ آفت
زباں کو ہوتی تھی اظہار حال میں لکنت
یہ کیسا دین تھا یارب یہ کیسی تھی غیرت
کہ حق سے پھر گئے پاکر رسول کی صحبت
صلاح نفس سے جو دل میں آیا کر گزرے
ہوا بدل گئی اسلام ہی سے در گزرے

www.emarsiya.com

۳

وقوعِ واقعۂ کربلا پہ ہے یہ سوال
ہوا تھا گرم جو اس سرزمیں پہ دشت قتال
تو رفتہ رفتہ یہ امت ہوئی تھی بداعمال
کہ ایک دفعہ سبھوں کا پلٹ گیا تھا خیال
خدا کو مان کے یہ انحراف کیسا تھا
نبی کی آل سے باعث نزاع کا کیا تھا

۴

ہوا تغیر وقتی اسے تو کوئی فہیم
کبھی کرے گا نہ اک آن کے لئے تسلیم
کہ اس سے پہلے علی سے ہوئی وہ جنگ عظیم
شہید جس سے ہوئے سینکڑوں نبی کے ندیم
جماعت صلحا دست زیر سنگ رہی
زیادہ چار برس سے بھی کچھ یہ جنگ رہی

۵

علی کے بعد حسن کی طرف ہوئی سبقت
قریب تر تھا کہ پہنچے جدال کی نوبت
مصالحت کو بڑھے اس میں چند ذی فطرت
ہوئی یہ صلح کہ اچھا نہ کیجئے بیعت
خراج لیجئے کچھ آپ کا بھی نام رہے
مگر امور ریاست سے کچھ نہ کام رہے

www.emarsiya.com

۶

اب آپ صلح نہ کرتے اگر تو کیا کرتے
رسول ہوتے تو امت کا کچھ گلہ کرتے
خلاف حلم تھا کس طرح بددعا کرتے
اماں ملی تھی تو کچھ طاعت خدا کرتے

پہ حیف دشمن دیں نے خیال دولت میں
دغا سے زہر دیا معتکف کو خلوت میں

۷

نبی کی آل سے دنیا کے دل میں تھا جو عناد
تو سانس لینے نہ پائے کبھی یہ نیک نہاد
یہی روش تھی کہ آج ان سے شر، کل ان سے فساد
خدا کی شان بہائم بنے تھے آدم زاد

پھرے اسی سے محمد کا جو یگانہ تھا
یہ کیسے لوگ تھے اللہ کیا زمانہ تھا

۸

ہوئی یہ جنگ نہ باہم کسی مسلماں سے
مگر علی سے حسن سے حسین مہماں سے
اب اک سوال ہے اس جا یہ اہل عرفاں سے
کہ ان فریقوں میں قربت تھی کس کو قرآں سے

نبی کی روح رواں دو میں کس سے واصل تھی
بشارت ثقلین ان میں کس کو حاصل تھی

www.emarsiya.com

۹

شرافت ان سے سوا کس میں تھی کہو تو سہی
شجاعت ان سے سوا کس میں تھی کہو تو سہی
سخاوت ان سے سوا کس میں تھی کہو تو سہی
عدالت ان سے سوا کس میں تھی کہو تو سہی
یہ ادعا ہی غلط ہے کہ برتری بھی تھی
یہی کہو کہ کسی کو برابری بھی تھی

۱۰

اسی سے کھل گیا حاصل تھا کس کو کس پہ سبق
اور ان میں کون تھا ناحق پہ کون برسر حق
خود ان فریقوں میں تھا فرق ناطق و مطلق
الٹ کے دیکھ لو تاریخ کا ہر ایک ورق
دخیل ہوکے بھی دنیا کو کس نے چھوڑا تھا
اور اس سفیہہ سے کس کس نے رشتہ جوڑا تھا

۱۱

یہ ٹھیک ہے کہ موافق تھی اس طرف دنیا
شریک حال تھے دنیا پرست حد سے سوا
ادھر وجاہت دنیا سے واسطہ کیا تھا
خدا کی یاد تھی اور ورد لب رضاً بقضا
مدام حکم شریعت پہ دل سے مائل تھے
نبی نے دی تھی جو تعلیم اسی پہ عامل تھے

www.emarsiya.com

۱۲

اسی قصور پہ اب تک ہے اکثروں کا خیال
حسین آپ ہوئے مبتلائے بند کفال
ہوئے تھے منکر بیعت تو سوچنا تھا مآل
نہ فوج تھی نہ حشم تھا نہ زر نہ جاہ و جلال
لڑے جو بے سروساماں تو خود تمام ہوئے
حرم اسیر سپاہ امیر شام ہوئے

۱۳

جواب اس سخن ناصواب کا کیا ہے
مگر یہ سنئے جو اک جرمنی نے لکھا ہے
یہ شخص کوئی مسلماں نہیں، نصارا ہے
یہ ایک مرد محقق ہے، علم رکھتا ہے
چھپی ہے اس کی جو تحریر میں دکھاتا ہوں
بعینہ وہی تصویر میں دکھاتا ہوں

۱۴

پھر آج طبع رسا ہے گرہ کشائے سخن
بنا رہا ہے مرا ذہن کیمیائے سخن
انیس ہند جو مشہور تھے خدائے سخن
اٹھے جہان سے وہ گاڑ کر نوائے سخن
اب اس کے سائے میں اشجار نظم پھلتے ہیں
اسی نشان پہ اہل مذاق چلتے ہیں

www.emarsiya.com

۱۵

بہار بوقلموں ہے سخن کی رنگینی
سوا ہے قند و عسل سے سخن کی شیرینی
اسی چمن میں حسیں بھولتے ہیں خودبینی
خوشی سے کرتے ہیں رنگیں مزاج گل چینی
ہوئے ہیں اس کی ادا کے قتیل قاتل تک
رہے خموش تو کیا لوٹتے ہیں بسمل تک

۱۶

اڑائے ہوش وہ چلتا ہوا یہ جادو ہے
دماغ ہوتا ہے بے خود، وہ اس میں خوشبو ہے
شکار کرتا ہے شیروں کو یہ وہ آہو ہے
سخن کا خلق میں جو تیر ہے ترازو ہے
سخن سے اہل سخن جب بھی کام لیتے ہیں
جو اہل دل ہیں کلیجے کو تھام لیتے ہیں

۱۷

سخن وہ ہے کہ دل سنگ کو بھی برمائے
ملے تو باتوں میں فولاد کو بھی نرمائے
جو بزم سرد پڑی ہو سخن سے گرمائے
مکاشفہ ہو تو اس سے قضا بھی شرمائے
ضرورت اس کی عموماً تو خاص و عام کو ہے
پہ اس کی قدر نبی کو ہے یا امام کو ہے

www.emarsiya.com

۱۸

سخن عیار نبوت ہے کچھ کلام نہیں
سخن سے جس کی نہ تصدیق ہو امام نہیں
جو اولیا ہیں دہن ان کے بے لگام نہیں
زباں ہلانے میں بھی ان کو اذن عام نہیں
میان خلق پسندیدہ ان کی باتیں ہیں
حکیم شرع ہیں سنجیدہ ان کی باتیں ہیں

۱۹

بغیر حکم خدا مدعا نہیں کہتے
قصور پر سخن ناسزا نہیں کہتے
کسی کو خلق خدا میں برا نہیں کہتے
عدوئے دیں کو مگر پیشوا نہیں کہتے
نہ چھیڑو ان کو تو یہ خود امان دیتے ہیں
طلب کرے کوئی بیعت تو جان دیتے ہیں

۲۰

اسی اصول پہ واقع ہوئی علی سے جدال
اسی اصول پہ بدلا حسن نے اپنا خیال
اسی اصول پہ ہے منکشف حسین کا حال
کہ جان دی پہ نہ کی پیروئ بداعمال
خوشی سے دیکھ لیا چاک پارہ دل کو
پہ وہم میں بھی نہ لائے خیال باطل کو

www.emarsiya.com

۲۱

رقم طراز ہے اب یوں وہ مرد نصرانی
یہ کربلا میں ہوئی جو ستم کی ارزانی
حسین گھر سے چلے تھے بہ فہم انسانی
کہ بے خودی سے ہوئے غرق بحر نادانی
اصول جنگ کا بھی کچھ لحاظ تھا کہ نہیں
جو تھا تو کام وہ انجام بھی ہوا کہ نہیں

۲۲

اصول جنگ ہے نظم سپاہ و کثرت مال
لحاظ طاقت دشمن بہ قصد استیصال
مدبروں سے صلاح ان کی عافیت کا خیال
رسد کی فکر بہ تائید حال و استقبال
بڑی مدد ہے رعایا اگر شریک رہے
تمام فوج کے ساتھ اسلحہ بھی ٹھیک رہے

۲۳

رسوم جن سے ہیں وہ صاحبان طبل و علم
کمک کو آئیں دلیرانہ با شکوہ و حشم
ہیں اہل سیف جو ماتحت ان کو ہو یہ رقم
کہ تم بھی آؤ رسالوں کے ساتھ مل کے بہم
امید منصب و جاگیر و ملک و مال رہے
ہماری فتح ہو ہر وقت یہ خیال رہے

www.emarsiya.com

۲۴

بہم یہ ہوتے ہیں ساماں تو جنگ ہوتی ہے
اور اپنی فتح کی دل میں امنگ ہوتی ہے
عدو کے خوں سے زمیں لالہ رنگ ہوتی ہے
بہار خندہ زخم خدنگ ہوتی ہے
ادھر تنوں میں جو پھل برچھیوں کے گڑتے ہیں
ادھر کی فتح کے گویا نشان پڑتے ہیں

۲۵

اسی اصول پہ کی میں نے اس طرف جو نظر
تو وہ سماں نظر آیا کہ دل ہوا مضطر
چلے حسین مدینے سے جب بہ قصد سفر
علم لئے ہوئے تھا مختصر سا اک لشکر
خیال تھا کہ مدد اور بھی منگائیں گے
رسوم جن سے ہیں منزل پہ وہ بھی آئیں گے

۲۶

گماں تو یہ تھا مگر سنئے اب حقیقت حال
تمام راہ میں تا کربلا وہ نیک خصال
سبھوں سے کہتا تھا ظاہر ہے اس سفر کا مآل
عبث ہے تم کو مرے ساتھ ہمدمی کا خیال
غرض ہمیں فقط اب کربلا کی خاک سے ہے
طلب مدد کی جو ہے وہ خدائے پاک سے ہے

www.emarsiya.com

۲۷

کہا سبھوں نے شہا ساتھ ہیں سب اہل حرم
کسی کی جان پہ گر بن گئی تو ہے یہ ستم
یہ فصل گرم یہ پروردہ ہائے ناز و نعم
بچائیں جان اس آفت میں چھوڑکر انہیں ہم
سفر میں توڑ دیں محسن سے رشتہ الفت کا
یہی نتیجہ ہے مولا ہماری بیعت کا

۲۸

حسین نے بہ محبت کیا یہ ان سے خطاب
خدا رکھے تمہیں سرگرم کارہائے ثواب
ملال کیا جو سفر میں حرم ہیں بے خور و خواب
وہ کارساز جہاں ہے مسبب الاسباب
بس اب وداع کی تم کو صلاح دیتے ہیں
جو ہم نے لی تھی وہ بیعت اٹھائے لیتے ہیں

۲۹

یہ حکم سن کے پھرے راستے سے اہل وطن
خزاں کو ہاتھ لگا دشت میں نبی کا چمن
تپے ہوئے وہ پہاڑ اور تمام اجاڑ یہ بن
وہ ہولناک بیاباں کہ جس میں شیر ہرن
یہ حال تھا کہ ہوا سے نگاہ جلتی تھی
تمام دشت میں باد سموم چلتی تھی

www.emarsiya.com

۳۰

عماریوں پہ نبی زادیاں تھیں غش میں نڈھال
عطش سے منہ میں زباں چوب خشک کی تمثال
کہاں کا آب خنک آب گرم بھی تھا محال
قریب مرگ تھے بے موت پھول سے اطفال
نفس جلاتا تھا دل کو کباب کی صورت
کبود ہوگئی تھی شیخ و شاب کی صورت

۳۱

اثر سے دھوپ کے پتھر پگھل رہے تھے تمام
ہوا میں ریگ رواں تھے نہ تھا کہیں آرام
وحوش کرتے نہ تھے ایک جا زمیں پہ قیام
زمانہ آگ کا، تھی مرکبوں کے منہ میں لگام
شتر تپش سے قدم جلد جلد اٹھاتے تھے
فرس تو نعل در آتش تھے اڑتے جاتے تھے

۳۲

تعب میں کٹتی تھی سادات پر جبل کی وہ راہ
عجائبات سفر تھی سفر کی شام و پگاہ
نہ منزلوں کوئی بستی نہ منزلوں کوئی چاہ
ملا کہیں کوئی چشمہ تو پرخطر تھا وہ آہ
وحوش مور و ملخ سے تھے اس پہ چھائے ہوئے
درندے گھاٹ پہ بیٹھے تھے گھر بنائے ہوئے

www.emarsiya.com

۳۳

نہ دن کو چین نہ آرام شب کو پاتے تھے
کوئی کشش تھی کہ اس سمت کھنچتے جاتے تھے
صغیر سن جو تکانوں سے بلبلاتے تھے
حسین دے کے تسلی انہیں سلاتے تھے
یہی تکان ہو آگے بھی کچھ ضرور نہیں
سفر بھی ختم ہے منزل بھی اب تو دور نہیں

۳۴

یوں ہی عراق کی جانب رواں تھے شاہ حجاز
مصلے بچھ گئے آیا جہاں پہ وقت نماز
وہ حسن صوت حسن وہ دلوں کا سوز و گداز
مقطعات میں وہ گفتگوئے راز و نیاز
یہی نمازیں تھیں جو قابل سلام ہوئیں
رکوع و سجدے میں سب منزلیں تمام ہوئیں

۳۵

سفر میں دوسری تاریخ تھی محرم کی
کہ پہنچے کرب و بلا کی زمیں پہ آل نبی
لب فرات جو راحت مسافروں کی ملی
تو فکر نصب خیام حرم کی ہونے لگی
مگر یہاں بھی نیا رنج تھا جو قسمت میں
بلا سے چھٹ کے ہوئے مبتلا مصیبت میں

www.emarsiya.com

۳۶

اتر رہے تھے ابھی اشتروں کی پشت سے بار
کہ اک طرف سے نمایاں ہوا ہوا میں غبار
بغور دیکھ کے کہنے لگے شہہ ابرار
تمام فوج کی آمد کے ہیں یہ سب آثار
رکے رہو کہ یہ ابر سیاہ ٹل جائے
کسی طرف کو یہ کالی بلا نکل جائے

۳۷

کہا کسی نے کہ اب سامنا ہے عبرت ناک
قریب ہے کہ نبی زادیاں ہوں گھٹ کے ہلاک
کسی کی فوج ہو کوئی ہوں وہ سگ ناپاک
ہم اپنی جا پہ ہیں وہ اپنی جا رہیں بے باک
وسیع گھاٹ ہے کوسوں تک اشتباہ نہیں
خدا کے فیض کا دریا ہے کوئی چاہ نہیں

۳۸

کہا حسین نے یہ سب خیال ہے بے کار
اگر عدو نکل آئے تو بڑھ گئی تکرار
یہ گفتگو تھی کہ آ ہی گئے وہ ناہنجار
ہوا یہ رنگ کہ باتوں میں کھنچ گئی تلوار
پہ شاہ دیں نے بڑی مصلحت سے کام لیا
جلال آیا تھا عباس کو کہ تھام لیا

www.emarsiya.com

۳۹

کیا فرات سے خود فاصلے پہ جا کے قیام
اور اترے نہر پہ سب افسران کوفہ و شام
جفا پسند جو نخوت سے تھے وہ بدانجام
ہوا امام پہ ہفتم سے بند آب و طعام
یہاں سپاہ کہاں تھی کہ صفدری ہوتی
کمی بھی ہوتی تو ان سے برابری ہوتی

۴۰

ادھر چھ لاکھ جوانان روم و شام و حلب
ادھر مدینے کے ساکن بھی مجتمع نہیں سب
ادھر شریک تھے وہ ننگ خاندان عرب
دلوں میں جن کے تھا حمالۃ الحطب کا غضب
ادھر گِنے ہوئے ہفتاد و دو مجاہد تھے
انہیں میں کودک و پیر و جوان راشد تھے

۴۱

یہیں پہ آتا ہے بے ساختہ یہ دل میں خیال
حسین سمجھے تھے کیا اس منازعت کا مآل
خیال فتح میں تھا بے سبب یہ اضمحلال
شکست سمجھے تھے تو کیا تھا پھر یہ استقبال
نہ اپنی فکر نہ بچوں کا کچھ ہراس کیا
غضب تو یہ ہے کہ ناموس کا نہ پاس کیا

www.emarsiya.com

۴۲

یہ کام کرتے ہیں وہ عقل کا ہے جن میں قصور
اسی سے معترض ان پر ہوئے کچھ اہل شعور
پہ ہم نے ڈوب کے اس بحر میں کیا جو عبور
تو اس کی تہہ میں نظر آیا ایک عالم نور

ریاضتوں سے وہ روشن در مراد ملے
کہ چشم اہل بصیرت کے جن پہ صاد ملے

۴۳

جہاں میں اس کی تو کاالشمس والقمر ہے مثال
کہ ہر فریق کا ہوتا ہے فاتحانہ خیال
اب اس مہم میں ہے مدنظر مجھے یہ مآل
کہ پیش چشم خرد کیا ہوا حسین کا حال

نشاں بلند کیا فاتحوں میں نام ہوا
کہ خود بھی مٹ گئے قصہ بھی اختتام ہوا

۴۴

علی العموم تواریخ میں یہ ہے مرقوم
کہ ساتویں سے ہوا ان پہ رنج و غم کا ہجوم
نویں تلک رہے سب آب و دانہ سے محروم
شب دہم سے ہوئی قتل الحسین کی دھوم

سحر سے شام کے لشکر میں طبل بجنے لگے
نماز پڑھ کے یہ غازی سلاح سجنے لگے

www.emarsiya.com

۴۵

بڑھے عدو تو جری جراتیں دکھانے لگے
یہ بھوک پیاس میں کب تک عدم کو جانے لگے
ہجوم کرکے جب اعدائے دیں ستانے لگے
گنے ہوئے یہ مجاہد تھے سب ٹھکانے لگے
فر و نظر سے وہ ہنگامۂ مصاف ہوا
قریب عصر بھرا گھر علی کا صاف ہوا

۴۶

اسی پہ بس نہ کیا پھر لعیں ہوئے باہم
حرم کو لوٹ کے پھونکا خیام اہل حرم
کئے شہیدوں کے سر کاٹ کر سناں پہ علم
اور ان کی لاشوں کو پامال کردیا بہ ستم
نبی کی آل کو مجمع میں یوں حقیر کیا
کہ سر برہنہ رسن باندھ کر اسیر کیا

۴۷

بچا تھا کنبے میں عابد جو ایک آزاری
کیا اسیر اسے بھی بہ ذلت و خواری
گلے میں طوق تو پاؤں میں بیڑیاں بھاری
سفر کی شام کے ہونے لگی یہ تیاری
برہنہ اونٹوں پہ شہزادیاں سوار ہوئیں
ہجوم عام میں تشہیر ہر دیار ہوئیں

www.emarsiya.com

۴۸

اسیروں پر یہ ستم تھا کہ رو نہ سکتے تھے
نگاہ یاس سے گردوں کی سمت تکتے تھے
پدر کی یاد میں بچے اگر بلکتے تھے
تو اشقیا انہیں پاس آن کر گھڑکتے تھے

اسی جلوس سے بازار شام میں پہنچے
کشادہ منہ یوں ہی دربار عام میں پہنچے

۴۹

سر حسین طبق میں تھا زیر تخت یزید
لبوں کو چھیڑتا تھا چوب بید سے وہ عنید
زباں پہ تھے یہ سخن ہے بس آج یوم سعید
کہ جنگ بدر کا ہم نے عوض لیا ہے شدید

عقیل وقت پہ ہمت سے کام لیتے ہیں
نبی کی آل سے یوں انتقام لیتے ہیں

۵۰

قلق یہی ہے کہ زندہ نہیں رہے اجداد
وہ دیتے خود مجھے اس فتح کی مبارکباد
غضب میں پھر یہ پکارا کدھر ہے ابن زیاد
یہ بندیاں جو کھڑی ہیں شکستہ دل ناشاد

دکھ ان کو دے کہ رہے یاد ہر زمانے میں
جگہ ملے کسی تاریک قید خانے میں

www.emarsiya.com

۵۱

یہی ہے فتح یزید اور امام دیں کی شکست
الجھتی ہے اسی جا پر نگاہ جن کی ہے پست
پہ وہ نظر جو حقیقت سے ہوتی ہے پیوست
جب اس سے دیکھئے کھلتا ہے صاف سر الست
نہیں ہے جن میں ہوا خود سری و مستی کی
بہار دیکھتے ہیں نیستی میں ہستی کی

۵۲

بس اے زباں در امید بستہ باز دکھا
شکست و فتح کی صورت کا امتیاز دکھا
خزاں میں ہے جو نمائندگی کا راز دکھا
نہاں جو سوز کے پردے میں ہے وہ ساز دکھا
عبث تمام یہ گفت و شنید ہوجائے
فنا میں شکل بقا چشم دید ہوجائے

۵۳

کدھر ہیں معنی و صورت کے دیکھنے والے
جمال کثرت و وحدت کے دیکھنے والے
معارضوں میں حقیقت کے دیکھنے والے
طریق شرع میں امت کے دیکھنے والے
عوام خلق میں صرف اژدہام کرتے ہیں
مگر جو ان میں مبصر ہیں کام کرتے ہیں

www.emarsiya.com

۵۴

پہنچ گئی متجسس نگاہ آخرکار
کہ اہل بیت سے بیعت کی تھی فقط تکرار
اسی پہ کھنچ گئی اور گاہ رک گئی تلوار
اسی پہ قتل ہوئے کربلا میں آل تبار
مگر دراصل یہ جو کچھ نزاع بیعت تھی
نبی کے دین کی دنیا میں وہ حفاظت تھی

۵۵

تمام خلق میں تھی بیعت یزید کی دھوم
مطیع نفس جو تھے ہوچکے وہ سب محکوم
حسین نائب احمد تھے یہ بھی تھا معلوم
اسی پہ طالب بیعت تھا ان سے حاکم شوم
تقیۂ بھی یہ لیتے جو نام بیعت کا
تو کل سے نام نہ لیتا کوئی شریعت کا

۵۶

زنا، شراب، قمار اس کا دور ہوجاتا
بگڑ کے رنگ شریعت کا اور ہوجاتا
وہی قدیم جہالت کا طور ہوجاتا
جہاں پسند ہر اک ظلم و جور ہوجاتا
خلاف وقت لکم دینکم بھی کہہ نہ سکے
حکیم شرع تھے بے سر کٹائے رہ نہ سکے

www.emarsiya.com

۵۷

بسان شمع منور کیا زمانے کو
بڑھائی نسل جو کٹوا دیا گھرانے کو
محل بنا دیا عزت کا قید خانے کو
سمجھ کے آئے تھے آباد گھر مٹانے کو
ہوئی خلاف نہ تدبیر کوئی ہادی کی
پسر کے پاؤں کی زنجیر نے منادی کی

۵۸

عطش نے پیاسوں کی دنیا میں آگ بھڑکائی
اسیر دیکھ کے نادم ہوئے تماشائی
ہوا پلٹ گئی مظلومیت کی بن آئی
مخالفوں کی گئی طاقت شکیبائی
جو بے غرض نظر آتے تھے وہ حبیب ہوئے
علاج دیکھ کے سب پیر و طبیب ہوئے

۵۹

یہی ہے فلسفہ مظلوم کی شہادت کا
یہی تھا راز محبان دیں کی قلت کا
طریقہ اس کے سوا کیا تھا دیں کی نصرت کا
گھٹا دیا اسی وحدت نے زور کثرت کا
کہیں بلند امارت سے یہ فقیری تھی
بڑھا کے فوج جو لڑتے تو ملک گیری تھی

www.emarsiya.com

۶۰

کہو یہ فتح حسین شہید ہے کہ نہیں
حقیقتاً یہ شکست یزید ہے کہ نہیں
میان خلق خدا چشم دید ہے کہ نہیں
پھر اب ضرورت گفت و شنید ہے کہ نہیں
کوئی نشان عمارت یزید کا ڈھونڈو
اسے نہ پاؤ تو روضہ شہید کا ڈھونڈو

۶۱

دکھائی دیتا ہے کوسوں سے گنبد زریں
نظر فروز ہے جس کی چمک بروئے زمیں
ہر اک شہید کے روضے کی وہ جدا تمکیں
قریب بدر ہو جس طرح خوشۂ پرویں
فلک کے حسن کا ہر اک نشاں زمین پہ ہے
فرات رشک خط کہکشاں زمین پہ ہے

۶۲

بیاں ہو واں کی فضا کس زباں میں طاقت ہے
زمین کرب و بلا اب نظیر جنت ہے
جگہ نہیں ہے وہ شیدائیوں کی کثرت ہے
حسین جب سے بسے قابل زیارت ہے
ہر ایک قبر پہ ہے بھیڑ خوش جمالوں کی
یہ گل کھلاتی ہے مٹی کمال والوں کی

www.emarsiya.com

۶۳

سخن کا رنگ بدل دے پھرائے زبان قلم
بغور پھر متوجہ ہوں رتبہ دان قلم
عجب بہار ہے مابین بوستان قلم
جو اہل علم ہیں وہ دیکھتے ہیں شان قلم
ابھی تلک تو نہ پیدا ہوئی نظیر اس کی
ہر اہل دل کو ہلا دیتی ہے صریر اس کی

۶۴

ازل سے گو ہے یہ دنیا عدوئے اہل کمال
قلم کے سامنے کیا منہ کہ چل سکے کوئی چال
قلم سے زیر ہیں سب صاحبان جاہ و جلال
قلم کے سائے میں رہتے ہیں دولت و اقبال
قلم کے سامنے کیا فوج کیا رسالہ ہے
قلم نے سیف کا منہ موڑ موڑ ڈالا ہے

۶۵

عجائبات جہاں ہیں قلم کی تحریریں
عزیز رکھتے ہیں ناظر قلم کی تصویریں
بیاں کرے کوئی کیا کیا قلم کی تاثیریں
چمک چمک گئیں اکثر قلم سے تقدیریں
ازل سے منتظم لشکر خیال ہے یہ
سفیر نطق ہے مدحت طراز آل ہے یہ

www.emarsiya.com

۶۶

یہی ہے زینت خلوت بھی زیب مجلس بھی
بہ مصلحت کبھی لکھتا ہے رطب و یابس بھی
ہیں یاد اسی سے نقائص بھی اور نفائس بھی
دلوں سے محو یہ کردیتا ہے وساوس بھی

معارضات میں سن کر انام کی باتیں
پئے ثواب یہ لکھتا ہے کام کی باتیں

۶۷

شکست و فتح کا مذکور ابھی جو سب نے سنا
اسی میں شاخ نکالی حسد نے بے سروپا
کہ یہ شکست ہے جب فتح سید الشہدا
خوشی کا روز ہے روز دہم محرم کا

شہادت شہہ عالی مقام کا دن ہے
غم و الم کا نہیں جشن عام کا دن ہے

۶۸

یہ بغض آل نبی یہ مزورانہ کلام
بھٹک نہ جائیں تو پھر کیا کریں غریب عوام
ہر اک دماغ کو یکساں مشاہدہ نہیں عام
فریب خلق کی خاطر ہے سب یہ دانہ و دام

اسی کو کہتے ہیں ناداں شعور کی باتیں
مگر شک اس میں نہیں، ہیں یہ دور کی باتیں

www.emarsiya.com

۶۹

حسین عیسیٰ دین رسول ہے بہ یقیں
اسی سے پست ہوئے سرکشان بد آئیں
بسان حرف غلط مٹ گئے جہاں سے لعیں
نجاستوں سے ہوئی پاک پھر خدا کی زمیں

خدا پرست جو دنیا میں اب ہیں چھائے ہوئے
حسین کے ہیں مسلماں یہ سب بنائے ہوئے

۷۰

یہ سب صحیح پہ عاشور کی خوشی کیسی
اسی کی مستحق اس دن کی تھی وہ تشنہ لبی
عوض جہان میں نیکی کا یہ صریح بدی
بہے حسین سے محسن کا خوں اور اس کی خوشی

سمجھ کے منزلت امت نے کی ہے عترت کی
نبی کے بعد یہ تعمیل ہے وصیت کی

۷۱

حسینیو کہو محسن کو اب بھی پہچانا
سبک سمجھتے ہو سید کا حلق کٹوانا
دہم تک ان کو نہ پانی ملے نہ اک دانا
یہاں پسند ہو اس دن لذیذ تر کھانا

وہاں شہید ہوں بچے تلک مصیبت سے
یہاں سرور ہو بچوں کی زیب و زینت سے

www.emarsiya.com

۷۲

وہاں برہنہ ہو مظلوم کا تن صد چاک
یہاں برہنگی سر میں بھی ہو اس دن باک
حسین چہرے پہ اصغر کا خوں ملیں اور خاک
ملے لباس میں عطر امت شہہ لولاک

اسیر عابد بیمار ہوں سلاسل میں
اور اس الم کی یہ اس دن خوشی کریں دل میں

۷۳

غضب ہے آل نبی واں ہوں با سر عریاں
اور ان کی عورتیں زینت کا یاں کریں ساماں
رسول زادیاں بازاروں میں پھریں گریاں
یہ اپنے اپنے گھروں میں ہوں خرم و خنداں

شبیہ روضۂ شہہ تعزیہ جو اٹھتا ہے
ابھی تک ان کی نگاہوں میں وہ تماشا ہے

۷۴

یہ غم وہ ہے کہ بشر کو ہلاک کر ڈالے
بشر پہ کیا ہے جنوں کے دلوں میں ہیں چھالے
خیال کیجیے تو بے خود نکلتے ہیں نالے
تڑپ رہے ہیں مقاتل کے دیکھنے والے

یہ ذکر سن کے کلیجوں کے ٹکڑے ہوتے ہیں
جو اہل دل ہیں وہ کفار ان پہ روتے ہیں

www.emarsiya.com

۷۵

جنوں کے رونے کو لکھتے ہیں پیہم اہل سیر
رسول روئے ہیں اس غم کی یاد میں اکثر
کتابوں میں ہے کہ اک روز شاہ جن و بشر
علی کے گھر میں اوامر کی دے رہے تھے خبر
سماں بندھا تھا جو قرآن کی تلاوت میں
علی و فاطمہ مشغول تھے سماعت میں

۷۶

صغیر سن تھے بہت اس زمانے میں حسنین
زمیں پہ سوئے تھے دونوں نبی کے نورالعین
اٹھے جو رو کے تو حضرت کا دل ہوا بے چین
اٹھا کے خاک سے لے آئے سیدالثقلین
بٹھا کے گود میں پیاروں کو بارہا چوما
دہن حسن کا تو شبیر کا گلا چوما

۷۷

علی تو رہ گئے خاموش منہ سے کچھ نہ کہا
مگر یہ کہنے لگیں رو کے فاطمہ زہرا
خیال اور کچھ آتا ہے دل میں کیوں بابا
فقط حسن ہی کا منہ چومنے کے قابل تھا
حضور کو یہ دوئی کس طرح سے بھاتی ہے
کریہہ تر ہے کہ بوئے بد اس سے آتی ہے

www.emarsiya.com

۷۸

سنے رسول نے جس دم بتول کے یہ سخن
کلیجہ پھٹ گیا رونے لگے بہ درد و محن
کہا کہ کیا کہوں زہرا زبان سے الکن
جگر خراش ہے افسانۂ گلو و دہن
خبر وہ روح امیں نے مجھے سنائی ہے
کہ سنسنی سی مرے جسم میں سمائی ہے

۷۹

یہ سن کے شیر خدا نے کیا نبی سے خطاب
کہ اب نہیں دل مضطر کو انتظار کی تاب
خبر سنایئے اے ہادی طریق ثواب
کہا نبی نے کہوں کس زباں سے حال خراب
سنے یہ قصہ غم کس کے دل میں طاقت ہے
ابھی سے دیکھئے زہرا کی غیر حالت ہے

۸۰

پدر کے پاؤں پہ گر کر بتول نے یہ کہا
خبر ملی ہے جو کچھ جلد کہئے بہر خدا
کلیجہ پھٹتا ہے غم سے نہیں ہے ہوش بجا
سنا ہے آپ نے کیا حال میرے پیاروں کا
نظر کسی کی لگی کیا مرے حسینوں کو
کہاں چھپاؤں میں ان دونوں مہہ جبینوں کو

www.emarsiya.com

۸۱

کہا نبی نے کہ اچھا سنو ستم کی خبر
شہید ہوں گے تمہارے یہ دونوں لخت جگر
حسن کو زہر سے بے جاں کریں گے بانی شر
کٹے گا خنجر فولاد سے حسین کا سر
نہ دیں گے آب و غذا تین دن مسافر کو
خدا کے سجدے میں بے جاں کریں گے صابر کو

۸۲

بتول غش ہوئیں تڑپے علی یہ سن کے سخن
رسول روئے بہ شدت کہ تر ہوا دامن
پکاریں چونک کے پھر سیدہ بہ درد و محن
مدد نہ کیجئے گا ہوگا جب یہ تشنہ دہن
علی بھی کام نہ آئیں گے دشت غربت میں
کفن پہنا کے لٹادیں گے صرف تربت میں

۸۳

کہا نبی نے کہاں غسل کیسا رخت اخیر
بدن سے رخت کہن تک اتار لیں گے شریر
رہے گا خاک پہ بے گور لاشۂ شبیر
تمہاری بیٹیاں تک ہوں گی بے ردا تشہیر
تمام عمر نہ بھولیں گی اس مصیبت کو
ملے گی قبر بھی چالیس دن پہ میت کو

www.emarsiya.com

۸۴

جہاں میں آئے گی جب وہ قیامت صغرا
نہ ہم رہیں گے، نہ تم ہوگی، نے علی بہ خدا
وہ بولیں کہئے تو کس جرم پر یہ ہوگی سزا
کہا نبی نے کہ بے جرم، بے قصور و خطا
وہ بولیں ہوں گے وہ بے دین کس کی ملت سے
نبی نے رو کے کہا ہائے میری امت سے

۸۵

یہ سن کے پھر نہ رہی آپ میں وہ کشتۂ غم
لپٹ کے پیاروں سے رونے لگی بہ درد و الم
علی کی آنکھوں سے جاری تھا خون دل پیہم
کراہتے تھے نبی، گھٹ رہا تھا سینے میں دم
جناب فضہ خوں زادوں پہ صدقے ہوتی تھیں
کلیجہ ہلتا تھا اس درد سے وہ روتی تھیں

۸۶

شعور والو سنا گریہ رسول کا حال
خدا کے واسطے سوچو ذرا خوشی کا مآل
اگر سرور نما ہوتی یہ مصیبت آل
رسول خوش خبری دیتے یا گزند ملال
حسین زندہ تھے اس پر یہ آہ و زاری تھی
فقط خیال پہ اس درجہ بے قراری تھی

www.emarsiya.com

۸۷

بروز واقعۂ قتل سید الشہدا
بتاؤ خلق میں ہوتے اگر رسول خدا
تڑپتے خاک پہ اس دن بہ درد و آہ و بکا
کہ عید کی سی خوشی کرتے مقتضا کیا تھا
برہنہ بلوے میں بنت علی کا سر ہوتا
لباس فاخرہ حضرت کے زیب بر ہوتا

۸۸

بہار بس کہ زباں دہن میں ہے اب ناکام
جو اہل دل ہیں وہ روتے ہیں اس الم میں مدام
غم حسین میں کیوں کر نہ روئیں ان کے غلام
اسی میں ہوگئی عابد کی ساری عمر تمام
لکھا ہے مرثیہ ہم نے جو بھوکے پیاسے کا
رسول لیجئے پرسہ ہے یہ نواسے کا

www.emarsiya.com